جناب مولانا قاضی عبداللطیف صاحب سابق سینٹر
امیر جمعیت علماء اسلام سرحد

پاکستان کا یوم تاسیس اور ارباب اقتدار کا کردار

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء کو پاکستان کے پچاس سال مکمل ہوجائینگے۔ پاکستان کی نئی نسل سن کہولت تک پہنچ جائیگی۔ اس طویل عرصہ میں ہم نے کیا کھویا؟ کیا پایا؟۔ اس کا اندازہ ہمارے آنے جانے والے ارباب اقتدار کے ھزیانی بیانات سے کیا جاسکتا ہے۔ ہر آنے والا جانے والے پر لعن حرف بھیجتا ہے۔ پیپلز پارٹی کی مرحوم حکومت نے قوم کو بیوقوف بنانے کی خاطر ایک سال تک پچاس سالہ جشن منانے کا پروگرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فریب کاری کی سزا میں اس جشن کو پارٹی کیلئے ماتم میں تبدیل کردیا۔ جہاں باشندگان ملک کی جان ومال اور عزت محفوظ نہ ہو، جہاں مظلوم کو انصاف توقع اور سہولت یسر نہ ہو، جہاں ارباب اقتدار بڑی بے رحمی سے ملک کے خزانے اور وسائل کو لوٹ رہے ہوں، جہاں ملک کے سرحدات محفوظ نہ ہوں، جو حکومت کشمیریوں کو ۵۰ سال میں اپنا حق خودارادیت دلانے میں ناکام ہو جو بین الاقوامی سطح پر قومی خودداری کا سودا کرنے میں شرم محسوس نہ کرتی ہو، جسکے عیش پرست حکمرانوں نے آنے والی نسلوں کو بھی اپنی عیش پرستی میں گروی رکھ دیا ہو، اس حکومت اور اس قوم کو سال بھر تک جشن منانے پر شرم آنی چاہیئے۔ ملک کا ہر ذی ہوش یہ محسوس کرتا ہے کہ دراصل پیپلز پارٹی ملک سے اسلام اور خود داری کا جنازہ نکالنے کا جشن منارہی تھی۔ مگر افسوس کہ اس ملک دشمن حکومت کی جگہ آنے والی، قائداعظم، علامہ شبیر احمد عثمانی، لیاقت علی خان اور دوسرے بانیان پاکستان کی وراثت کی دعویدار حکومت نے بھی اس لغو او خالص فریب پروگرام کو جاری رکھنے کا جواز عطا کیا۔ ع وائے گردرپس امروز بود فردائے

بڑے طویل عرصہ کے بعد قوم نے نواز شریف کی قیادت میں قائداعظم، علامہ شبیر احمد عثمانی، لیاقت علی خان کی مسلم لیگ کی وراثت کے طور پر بھاری اعتماد کرکے اقتدار پر لایا، لیکن یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ موجودہ حکومت کے چھ ماہ کا عرصہ قوم کو توقعات کی بجائے مایوسی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پچاس سال کی بدعنوانیوں، تباہ کاریوں کی ساری ذمہ داری نواز شریف کے کندھوں پر نہیں ڈالی جاسکتی اور یہ بھی غلط نہیں کہ صرف چھ ماہ میں سابقہ غلط حکمرانوں کی غداریوں، غلطیوں اور تباہ کاریوں کا ازالہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم یہ کہنا خلاف واقعہ نہیں کہ موجودہ حکومت کے ششماہی اقدامات سے یہ تاثر عام ہے کہ نواز شریف نے ملک کے نشیب وفراز اور اپنی سابقہ دور حکومت کی کوتاہیوں سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ آج بھی وہی کچن کابینہ اپنے سابقہ کردار کے ساتھ موجود ہے۔ وزیراعظم کے قوم سے پہلے اور تیسرے

خطاب کے درمیان زمین و آسمان کا فرق محسوس کر کے قوم کو کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ چھ ماہ کے عرصہ میں چند دستوری اور قانونی ترامیم کو اگر چہ بیکار نہیں کہا جاسکتا تاہم اس سے یہ تاثر قائم نہیں ہوا کہ یہ قائداعظم، علامہ شبیر احمد عثمانی اور لیاقت علی خان کی جانشین مسلم لیگ ہے۔ قائداعظم نے ۲۴ نومبر ۱۹۴۶ء کو مسٹر بدرالدین سے باتیں کرتے ہوئے کہا تھا۔ مسٹر بدر: میرا ایمان ہے کہ قرآن وسنت کے زندہ جاوید قانون پر مبنی ریاست پاکستان دنیا کی بہترین ریاست ہوگی ...... مجھے اقبال سے پورا اتفاق ہے کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلام سے بہتر کہیں نہیں ملتا۔ (سعید راشد قائداعظم گفتار کردار ص ۵۱۰ مکتبہ میری لائبریری لاہور) جناب وزیراعظم کا آئین پر نظر ثانی کا اعلان اگر چہ خوش آئند ہے لیکن انتہائی ادھورا، بودا اور نظریہ پاکستان کی تکمیل کے لحاظ سے نامکمل ہے۔ اپنے جمہوریت سے متصادم دفعات کو ختم کردینے کا تذکرہ تو ضروری سمجھا لیکن اسکی ضرورت محسوس نہیں کی کہ قرارداد مقاصد سے متصادم دفعات کو بھی ختم کیا جائیگا جبکہ قرارداد مقاصد دستور پاکستان کی روح اور مرکزی نقطہ ہے۔ پاکستان کے پچاس سالہ نشیب وفراز کے باوجود قراردادمقاصد ہر دستور میں شامل رہی۔ قائداعظم نے بلاخوف لومۃ لائم یہ اعلان کیا تھا کہ اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس میں اطاعت اور وفاکیشی کا مرجع خدا کی اطاعت ہے جس کی تعمیل کا عملی ذریعہ قرآن حکیم کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے اور نہ پارلیمان کی، نہ کسی شخص یا ادارہ کی۔ قرآن حکیم کے احکام ہی سیاست اور معاشرہ میں ہماری آزادی اور پابندی کے اصول متعین کر سکتے ہیں۔" ملت کا پاسبان" ص ۳۳۰ اسی اعلان میں آپ نے عوام کو فوری انصاف مہیا کرنے کیلئے ترامیم کا تذکرہ بھی کیا۔ یہ آواز اور اعلان کوئی نیا مژدہ نہیں۔ حتیٰ کہ شہید اسلام جنرل ضیاء الحق مرحوم شروع اقتدار سے زندگی کے آخری لمحات تک اس کیلئے خلوص دل سے کوشاں رہے۔ لیکن جو مشکلات قانون اور قانون دانوں کی طرف سے اسے درپیش تھے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ یہ اعلان اگر واقعی خلوص دل سے ہے اور ہمیں اس پر شک کرنے کا کوئی حق بھی نہیں تو اس کا علاج آپکے قانونی مشیروں کا مرتب کردہ آرڈینس نہیں اس سے مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ مظلوموں کی دادرسی ناممکن ہوگی۔ اسکا صاف اور سادہ علاج شرعی عدالتوں کو اپنی صحیح عدالتی پوزیشن اور اختیارات دیکر تمام فوجداری مقدمات شرعی ضوابط اور شرعی قوانین کے مطابق انہیں تفویض کئے جائیں۔ آج کی دنیا میں امن وامان کی مثالی صورت حال یا تو سعودی عرب میں ہے اور یا طالبان کے زیر کنٹرول افغانستان میں۔ عوام کو اگر ۱۴ اگست کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے تو انہیں جینے کا حق دو۔ ملک کے وسائل میں انکو شریک کرو، عوام ہی کے تعاون سے ملک کی لوٹی ہوئی دولت کو واپس لایا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر چین اور طالبان کے انقلاب کا انتظار کرو۔ اور اس نعرہ کے بلند ہونے سے پہلے وقت اور حالات سے سبق لو۔ جبکہ یہ نعرہ بلند ہو:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگادو　　　کاخ امراء کے درو دیوار ہلادو